152251 ـ خاوند دوران نفاس دبر ميں جماع كرنا چاہتا ہے

سوال

ميرا خاوند بہت اچھا ہے اور مجھ سے محبت بھی كرتا ہے ميرے ساتھ كسی قسم كا كوئی بخل نہيں كرتا، ہماری شادی كو صرف ايك ہی سال ہوا ہے، ميرا خاوند شادی سے قبل لواطت كرتا تھا، مجھے شادی كے بعد ميرے ساتھ مجامعت كے طريقہ سے مجھے اس اس كی لواطت كا علم ہوا ہے. اس كے بعد ميں نے مختلف و يب سائٹس پر اس كے متعلق سرچ كی اور خاوند كے سامنے اس كا حكم واضح كيا اور جو كچھ پڑھا تھا اسے بتايا تا كہ وہ پڑھ كر يہ معلوم كر كر لے كہ ايسا كرنا حرام ہے. ميں نے اسے كہا كہ روز قيامت اللہ تعالى ہماری جانب ديكھے گا بھی نہيں، ميں نے محسوس كيا كہ كچھ دنوں تك تو وہ اس سے باز رہا ليكن پھر دوبارہ وہی كام كرنے لگا، يہ علم ميں رہے كہ بعض اوقات وہ ميرے ساتھ ايسا كرنے كا مطالبہ كرتا ہے، اور اب ميں ولادت كے بھی قريب ہوں.
ہميشہ مجھے كہتا ہے كہ نفاس كی مدت ميں وہ برداشت نہيں كر سكتا، اس ليے ميرے ساتھ پيچھے سے مجامعت كرنا چاہتا ہے، تا كہ اس كا دھيان باہر نہ جائے، وہ چاہتا ہے كہ حرام كام كا مرتكب نہ ٹھرے.
برائے مہربانی مجھے بتائيں ميں كيا كروں اور اسے كيا جواب دوں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كتاب و سنت اور اجماع امت كے ساتھ بيوی سے دبر يعنی پاخانہ والی جگہ مجامعت كرنا حرام ہے، اور اس ليے كہ اس سلسلہ ميں شديد قسم كی وعيد آئی ہے يہ كبيرہ گناہوں ميں شمار ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور يہ لوگ آپ سے حيض كے بارہ ميں دريافت كرتے ہيں آپ انہيں كہہ ديں كہ يہ گندگی ہے، حيض كی حالت ميں عورتوں سے عليحدہ رہو، اور ان كے قريب مت جاؤ حتى كہ وہ پاك صاف ہو جائيں، اور جب وہ پاك صاف ہو جائيں تو پھر ان كے پاس وہيں سے جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہيں حكم ديا ہے، يقينا اللہ تعالى توبہ كرنے والوں سے محبت كرتا ہے، اور پاك صاف رہنے والوں كو پسند فرماتا ہے، تمہاری عورتيں تمہاری كھيتياں ہيں، تم اپنی كھيتی ميں جہاں سے چاہو آؤ البقرة (222 ـ 223).

یہاں کھیتی سے مراد ولادت والی جگہ یعنی قبل عورت کی شرمگاہ ہے، اس لیے مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے قبل میں کسی بھی کیفیت میں چاہے جماع کر سکتا ہے، چاہے وہ پچھلی جانب سے قبل میں جماع کرے یا پھر اگلی جانب سے لیکن شرط یہ ہے کہ جماع قبل میں ہی کیا جائے نہ کہ دبر یعنی پاخانہ والی جگہ میں.

اس سلسلہ میں درج ذیل احادیث وارد ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی حیض والی عورت سے یا پھر اپنی بیوی کے ساتھ دبر میں جماع کرتا ہے، یا کسی کاہن اور نجومی کے پاس گیا تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ (دین) کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (135) سنن ابو داود حدیث نمبر (3904) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (369) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2433) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں وارد ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دبر میں جماع کرنے والے شخص پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

" وہ شخص ملعون ہے جو عورت کی دبر میں جماع کرتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2432) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی ایسے شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد کے ساتھ لواطت کرتا ہے، اور نہ ہی ایسے شخص کی طرف دیکھےگا جو عورت کی دبر میں جماع کرتا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1166) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے سنن ترمذی میں حسن قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے بارہ میں کہتے ہیں:

" اس حدیث کے بہت سارے طرق ہیں سب کو ملا کر یہ قابل حجت بن جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (8 / 191).

دوم:

آپ کے علم میں رہنا چاہیے کہ یہ عمل ـ حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ـ مرد اور عورت دونوں کے لیے فساد و خرابی اور ضرر کا بھی باعث ہے جس کی بنا پر ایسے عمل سے نفرت کرنا اور دور رہنا اور بھی ضروری اور واجب ہو جاتا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ یہ نقصانات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اور اس میں یہ نقصان اور ضرر بھی پایا جاتا ہے کہ:

عورت کو حق حاصل ہے کہ اس کا خاوند اس کے ساتھ وطئ اور مجامعت کرے، اور عورت کی دبر میں مجامعت کرنے سے بیوی کا حق وطئ جاتا رہتا ہے اور اس طرح عورت کی خواہش پوری نہیں ہوتی، اور نہ ہی مطئ و مجامعت کا مقصد پورا ہوتا ہے.

اور پھر یہ بھی ہے کہ:

ایسا کرنے میں مرد کو ضرر اور نقصان ہوتا ہے، اسی لیے عقل و دانش رکھنے والے طبیب اور فلسفی وغیرہ سب ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ عورت کی فرج کو یہ خاصیت حاصل ہے کہ وہ اندر جانے والے پانی کو جذب کرتی ہے، اور اس سے مرد کو راحت حاصل ہوتی ہے.

لیکن دبر میں وطئ کرنے سے سارا پانی جذب نہیں ہوتا اور نہ ہی عضو تناس سے سارا پانی خارج ہوتا ہے کیونکہ یہ طبعی معاملہ کے خلاف ہے اس لیے نقصاندہ ہے.

اور اس میں یہ بھی نقصان اور خرابی پائی جاتی ہے کہ:

ایسا کرنا عورت کے لیے بہت زیادہ نقصان اور ضرر کا باعث بنتا ہے، کیونکہ یہ طبیعت سے دور اورغیر طبعی فعل ہے، اور طبیعت اس سے انتہائی قسم کی نفرت کرتی ہے.

اور یہ بھی خرابی پائی جاتی ہے کہ:

اس سے غم و پریشانی پیدا ہوتی ہے، اور فاعل و مفعول سے نفرت حاصل ہوتی ہے.

اور یہ بھی خرابی پائی جاتی ہے کہ:

اس سے چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے، اور سینے میں اندھیرا چھا جاتا ہے، اور دل کا نور اور روشنی جاتی رہتی ہے، اور

چہرے پر وحشت چھا جاتی ہے، اور یہ اس کی علامت بن جاتی ہے جسے ادنی سی فراست رکھنے والا شخص پہچان جاتا ہے.

اور اس میں یہ خرابی بھی پائی جاتی ہے کہ:

اس سے شدید قسم کی نفرت و ناراضگی پیدا ہوتی ہے اور فاعل و مفعول کے مابین باہمی تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں اور ایسا ضرور ہوتا ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 262).

سوم:

آپ کو چاہیے کہ خاوند کو اپنے ساتھ یہ قبیح عمل نہ کرنے دیں، بلکہ ایسا کرنے سے باز رہیں چاہے اس کے لیے آپ کو اپنے میکے ہی کیوں نہ جانا پڑے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اگر طلاق کا بھی مطالبہ کرنا پڑے تو کوئی حرج نہیں.

خاص کر آپ کے اس خاوند کو تو اس قیح عمل سے منع کرنا اور بھی یقینی ہو جاتا ہے کہ آپ بیان کر رہی ہیں کہ شادی سے قبل بھی وہ لواطت کرتا تھا، اللہ محفوظ رکھے، اگر وہ آپ کے ساتھ یہی عمل اب بھی کرتا ہے اور اس کی بجائے فرج میں مباح وطئ پر اکتفا نہیں کرتا تو پھر اس گندے کام پر مصر رہنا اسے دوبارہ اسی لواطت اور فحاشی میں لےجانے کا باعث بن جائیگا، اور اس سلسلہ میں وہ جو عذر بیان کرتا ہے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں.

کیونکہ وہ تو آپ کو آگ اور اللہ جبار کے غضب کی دعوت دے رہا ہے، اور انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو راحت دینے کے لیے اپنے آپ کو تباہ کر لے ۔ اگر اس جیسے کام میں راحت ہو تو ۔ بلکہ اس میں تو دونوں کی ہی تباہی ہے.

جب وہ کچھ ایام صحیح ہوا ہے ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ اسے اس بیماری اور وبا سے محفوظ رکھے اور آپ بھی اس سلسلہ میں ایسے عمل پر یقینی انکار کر کے اس کی معاونت کریں تا کہ وہ آپ سے حرام کام میں شریك ہونے سے بالکل ناامید ہو جائے، اور اس سلسلہ میں اس کی خواہش اور امید بھی ختم ہو جائے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اپنی بیوی سے دبر میں وطئ کرنے والے شخص پر کیا واجب ہوتا ہے، اور کیا کسی عالم دین نے ایسا کرنا مباح قرار دیا ہے یا نہیں ؟

شیخ الاسلام كا جواب تھا:

رب العالمین:

دبر میں وطئ كرنا كتاب اللہ اور سنت نبویہ كے دلائل سے حرام ہے، اور صحابہ كرام اور تابعین عظام سب آئمہ كا بھی یہی مسلك ہے، كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی كتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے:

تمہاری بیویاں تمہاری كھیتیاں ہیں، تم اپنی كھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ، اور اپنے لیے (نیك اعمل) آگے بھیجو .

اور صحیح بخاری میں ثابت ہے كہ:

" یہودی كہا كرتے تھے كہ جب كوئی شخص اپنی بیوی سے پیچھے كی جانب سے قبل میں جماع كرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، چنانچہ اس كے متعلق مسلمانوں نے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت كیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

تمہاری بیویاں تمہاری كھیتیاں ہیں تم اپنی كھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ .

یہاں كھیتی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں بیج بویا جاتا ہے اور بچے كا بیج تو صرف فرج میں ہی بویا جاتا ہے دبر میں نہیں.

اس كے علاوہ ایك اثر میں یہ وارد ہے كہ:

دبر میں وطئ كرنا لواطب صغری كہلاتی ہے.

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی حق بیان كرنے سے نہیں شرماتا؛ تم عورتوں كے ساتھ ان كی دبر میں وطئ مت كرو "

یہاں الحشوش سے مراد دبر ہے، جو كہ گندگی كی جگہ ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو حیض والی عورت سے حالت حیض میں فرج میں وطئ كرنا حرام قرار دی ہے حالانكہ یہ گندگی اور نجاست عارضی ہے، تو پھر وہاں جہاں مستقل طور پر مغلظہ نجاست پائی جائے كیسے حال ہوگا.

اور پھر یہ بھی كہ یہ تو لواطت كی جنس سے تعلق ركھتی ہے.

اور پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ یہاں تك كہتے ہیں:

" جس نے بھی بیوی سے دبر میں وطئ کی اسے ضرور سزا دی جائے اور یہ سزا ایسی ہونی چاہیے جو اسے اس کام سے روکے، اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ پھر بھی باز نہیں آتے تو پھر ان دونوں (خاوند اور بیوی) میں علیحدگی کرانا ضروری ہے "

واللہ تعالی اعلم " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 267).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

جناب والا میرے اس سوال کا جواب ضرور دیں کیونکہ میرے لیے بہت اہم سوال ہے اور مجھے پریشان کیے ہوئے ہے:

میرا خاوند میرے ساتھ پیچھے - یعنی دبر میں - سے وطئ کرنا چاہتا ہے اور میں ایسا کرنے سے انکار کرتی ہوں، لیکن وہ مجھے اتنا مجبور کر دیتا ہے کہ میں رونے بھی لگ جاتی ہوں اور انکار کرتی ہوں، لیکن وہ پھر بھی مجھے ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

عورت کے ساتھ دبر میں وطئ کرنا کبیرہ گناہ ہے، حتی کہ اس سلسلہ میں شدید قسم کی وعید آئی ہے، اس میں کفر کی بھی وعید آئی ہے، اور لعنت کی وعید بھی، اور اسے لواطت صغری کا نام دیا گیا ہے.

اس کی حرمت میں بہت ساری نصوص پائی جاتی ہیں اور بعض سلف رحمہ اللہ سے اس کی جو اباحت بیان کی جاتی ہے وہ اس سلسلہ میں ان کے ذمہ غلط لگایا گیا ہے، جیسا کہ زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے.

اس سے تو ان کی مراد یہ ہے کہ پیچھے سے قبل میں وطئ کی جائے، اور یہ جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ انسان اپنی بیوی کے پیچھے سے قبل میں جماع اور وطئ کرے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جہاں سے چاہو اپنی کھیتی میں آؤ البقرۃ (223).

لیکن بیوی سے دبر میں وطئ کرنا جائز نہیں ہے، یہاں ایك مسئلہ ہے وہ یہ کہ:

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کیا - یعنی جب بیوی کی دبر میں وطئ کی تو - نکاح ٹوٹ جاتا

ہے، حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ نکاح تو باقی ہے، لیکن اگر وہ بار بار اور مستقل طور پر ایسا کرے تو پھر ایسا کرنے والے خاوند اور بیوی میں علیحدگی کرانا واجب ہے.

بیوی کو چاہیے کہ وہ بقدر استطاعت پوری طاقت سے خاوند کو ایسا کرنے سے منع کرے، پہلے تو میری خاوندوں کو یہ نصیحت ہے کہ وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کریں، اور اپنے آپ کو سزا کا مستحق مت بنائیں.

اور پھر میری بیویوں کو یہ نصیحت ہے کہ: وہ بالکل ایسا کرنے سے باز رہیں، چاہے اس کے نتیجہ میں انہیں اپنے میکے بھی جانا پڑے تو وہ میکے چلی جائے، اور ایسے خاوند کے پاس مت رہے، تو اس حالت میں بیوی اپنے خاوند کی نافرمان نہیں ٹھرےگی، کیونکہ وہ تو ایک معصیت و گناہ سے دور بھاگی ہے.

اور اگر اس سے بھاگ کر وہ میکے چلی جاتی ہے تو اس صورت میں وہ خاوند سے نان و نفقہ حاصل کرنے کا حق رکھتی ہے، چاہے وہ اپنے میکے ایک یا دو ماہ بھی رہے تو وہ اخراجات کا مطالبہ کر سکتی ہے، کیونکہ ظلم تو خاوند کی جانب سے ہے اس لیے کہ خاوند کے لیے بیوی کو اس غلط کام پر مجبور کرنا حلال نہیں تھا " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشہری (59 / 14).

رہا اس کا یہ دعوی کہ: ایسا اس لیے کرتا ہے تا کہ وہ حرام کی طرف نہ دیکھ سکے:

تو یہاں وہ جو کچھ چاہتا ہے وہ بعینہ حرام ہے، تو پھر کیا فرق ہوا: (یہ تو بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص لو سے بچنے کے لیے آگ کا سہارا لے) ؟!!

اور اگر وہ سچا ہے تو اس کے لیے حیض اور نفاس کی مدت میں جماع کے علاوہ باقی ہر چیز سے لطف اٹھانا جائز ہے نہ تو وہ اس مدت میں قبل میں وطئ و جماع کر سکتا ہے اور نہ ہی دبر میں، اور اگر اس کے لیے اسے آپ کے جسم کے بھی حصہ میں انزال کرنا پڑے یا پھر آپ کے ہاتھ سے تو بھی اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے جو حرام کی ہے اس جگہ سے اجتناب کرے!!

اللہ کے بندو کیا حلال اور اچھی چیز میں کفائت نہیں ہے!!

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے خاوند کو ہدایت دے، اور اس کی اصلاح فرمائے، اور آپ دونوں سے شر و فتنہ اور بلاء کو دور کرے.

واللہ اعلم .